49698 ـ نمازیں ضائع کرنے والے کے روزے قبول نہیں

سوال

کیا نماز کے بغیر روزے قبول ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

تارک نماز کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا، نہ تو اس کی زکاۃ، اور نہ ہی روزے اور حج اور نہ ہی کوئی چیز.

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے بھی نماز عصر ترک کی اس کے عمل ضائع ہو گئے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (520).

اور " اس کے عمل ضائع ہو گئے " کا مطلب یہ ہے کہ اس کے عمل باطل ہو گئے اور اسے ان کا کوئی فائدہ نہیں، چنانچہ یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ تارک نماز کا کوئی عمل بھی اللہ تعالی قبول نہیں کرتا، چنانچہ بے نماز کو اس کے کسی عمل کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا، اور نہ ہی اس کا عمل اللہ تعالی کی طرف اوپر جاتا ہے.

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی اس حدیث کے معنی میں کہتے ہیں:

حدیث سے جو ظاہر ہوتا ہے وہ یہ کہ: ترک کی دو قسمیں ہیں:

کلی طور پر ترک کرنا کہ وہ کبھی بھی نماز ادا نہ کرے، تو اس شخص کے سب اعمال حبط اور ضائع ہیں.

اور کسی معین یوم میں کوئی ایك آدھ نماز ترک کرنا، تو اس شخص کے اس روز کے عمل ضائع ہونگے.

چنانچہ عموم طور پر نماز ترک کرنے میں اعمال بھی عمومی طور پر ضائع ہونگے، اور معین طور پر ترک کرنے میں اعمال بھی معین ضائع ہونگے" اھـ

دیکھیں: کتاب الصلاۃ لابن قیم صفحہ نمبر (65).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

تارك نماز کے روزے کا حکم کیا ہے ؟

شیخ کا جواب تھا:

تارك نماز کا روزہ صحیح نہیں، اور نہ ہی اس کا روزہ قبول ہوتا ہے؛ کیونکہ تارك نماز کافر اور مرتد ہے.

کیونکہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

چنانچہ اگر وہ توبہ کرلیں، اور نماز قائم کرنے لگیں اور زکاۃ ادا کریں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں التوبۃ (11).

اور اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" آدمی اور کفر و شرك کے درمیان نماز کا ترك کرنا ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (82).

اور اس لیے بھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ہمارے اور ان کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے، چنانچہ جس نے بھی نماز ترك کی اس نے کفر کیا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (2621) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور اس لیے کہ صحابہ کرام میں سے عمومی صحابہ کرام کا قول یہی ہے چاہے ان کا اجماع نہیں.

مشہور تابعی عبد اللہ بن شقیق رحمہ اللہ کہتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نماز ترك کرنے کے علاوہ کوئی اور عمل ترك کرنا کفر نہیں سمجھتے تھے.

اس بنا پر اگر کوئی شخص روزہ تو رکھے لیکن نماز ادا نہ کرے تو اس کا روزہ مردود ہے اور قبول نہیں ہو گا، اور نہ ہی روز قیامت اللہ تعالی کے ہاں اسے کوئی فائدہ دے گا.

اور ہم یہ کہینگے: نماز ادا کرو اور روزہ رکھو، لیکن یہ کہ آپ روزہ رکھیں اور نماز ادا نہ کریں، تو آپ کا روزہ آپ کے

مونہہ پر مار دیا جائیگا، یہ مردود ہے، کیونکہ کافر کی عبادت قبول نہیں ہوتی. اھـ

دیکھیں: فتاوی الصیام لابن عثیمین صفحہ نمبر (87).

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر انسان رمضان کے روزے رکھنے اور صرف رمضان میں نماز ادا کرنے پر حریص ہو ، لیکن جیسے ہی رمضان گزرے تو وہ نماز بھی ترک کردے، تو کیا اس کے رمضان کے روزے قبول ہونگے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" نماز ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے، اور کلمہ کے بعد یہ اہم ترین رکن ہے، اور فرض عین میں شامل ہوتا ہے، جس نے بھی نماز کی فرضیت کا انکار کرتے ہوئے نماز ترک کی، یا پھر اسے حقیر کرتے ہوئے اس میں سستی کی تو اس نے کفر کیا.

اور وہ لوگ جو صرف رمضان المبارک میں روزے رکھتے اور نمازیں ادا کرتے ہیں، یہ اللہ تعالی کو دھوکہ دینا ہے، وہ لوگ بہت ہی برے ہیں جو صرف رمضان المبارک میں ہی اللہ تعالی کو پہچانیں، چنانچہ رمضان گزرتے ہی نماز ترک کرنے والوں کے روزے صحیح نہیں.

بلکہ علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق وہ اس طرح کفر اکبر کے مرتکب ٹھرتے ہیں، چاہے وہ نماز کی فرضیت کا انکار نہ بھی کرتے ہوں. اھـ

واللہ اعلم .